مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹیریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائیب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

قاتل

سیدہ حنا جعفری

مکمل ناول

یار اک بات بتا یہ ہر ہفتے بھابھی کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ لے کر جاتا ہے--- کبھی کپڑے-- کبھی جوتے-- کبھی بیگ تو کبھی گھڑی---- اور ہر روز کوئی نہ کوئی کھانے کی چیز لے کر جاتا ہے --- کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی ہم نے بازار سے کچھ کھایا ہو اور تو بھابھی کے لیے نہ لے کر گیا ہو--- اور بھابھی کا بھی ہر ہفتے کھانا بنانے کا دل نہیں ہوتا ---- یہ سب کیا ہے یار--- مجھے یہ سب بناوٹی لگتا--- دانش نے گاڑی شاپنگ مال کی طرف موڑ دی---

یار اس میں کیا بناوٹی ہے-- وہ میری بیوی ہے-- وہ بھی تو میرا خیال رکھتی ہے اتنے سارے ملازمین کے باوجود میرے سارے کام وہ خود کرتی ہے--- میرے کپڑے دھونا-- استری کرنا--- میرا کھانا بنانا--- چیزیں سنبھالنا--- وہ چاہے تو یہ سب کام وہ ملازمین سے کروا سکتی ہے لیکن نہیں ۔وہ سب اپنے ہاتھوں سے کرتی ہے--- اور کیا یہ اچھی بات ہے کہ جو گھر میں

کھانا بنا کر میرا انتظار کرتی ہے میں باہر کچھ کھاؤں اور اس کا خیال تک ذہن میں نہ آئے۔۔۔۔ دانش نے تحمل مزاجی سے جواب دیا۔۔۔

یہ سب ان کا فرض ہے۔۔۔ وہ کوئی اکلوتی بیوی نہیں جو یہ سب کام کرتی ہے۔۔۔۔ خیر جب تجھے کوئی مسئلہ نہیں تو مجھے کیا۔۔۔ صارم نے منہ بسورا۔۔۔۔

صارم اور دانش نہ صرف بزنس پارٹنرز تھے بلکہ اک دوسرے کے بچپن کے گہرے دوست بھی تھے۔۔۔۔ سارہ کے دانش کی زندگی میں آنے کے بعد دانش اپنا زیادہ تر وقت سارہ کے ساتھ گزار دیتا جس کی وجہ سے صارم کو غصہ اور جلن محسوس ہوتی۔۔

یار کوئی مشورہ تو دے کیسا بریسلٹ لوں سارہ کے لیے۔۔۔

دانش نے ڈیزائنز صارم کے سامنے کیے۔۔۔

تمہاری بیوی ہے تمہیں پتا ہوگا کہ اس کو کیا پسند ہے۔۔۔ خود پسند کرلو نا۔۔۔

صارم نے وہ کاپی اپنے آگے سے ہٹا کر دوبارہ دانش کے سامنے رکھ دی۔۔۔

اچھا جی--- بالکل ایسا ہی ہے--- میری سارہ کو نازک سی ہلکی سی چیزیں پسند ہیں--- مجھے تو اس ڈیزائن پر دل آرہا--- کتنا نفیس ہے جیسے اس کی کلائی کے لیے ہی بنا ہو----

دانش نے اک خوبصورت سا بریسلٹ پیک کروایا---

دانش اور سارہ کی شادی دانش کے اک دور کے رشتے دار کی بدولت ہوئی تھی--- دانش اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا -- ابھی صرف شادی کے دو سال ہی گزرے تھے کہ دانش کی ماں بیوہ ہوگئی--- دانش کو گود میں دیکھ اس نے اپنی ساری جوانی دانش کی پرورش میں گزار دی--- اور دل کی مریضہ ہونے کے باعث جلد ہی اپنے شوہر سے جاملی---

دانش چونکہ ایک کامیاب بزنس مین بن چکا تھا ہر شخص کی خواہش تھی کہ وہ اس کے گھر سے رشتہ جوڑے -----

قسمت کے آگے کس کی چلتی ہے--- ایک دن دانش کی صحت انتہائی خراب ہوگئی اور وہ آفس نہ جاسکا تبھی اس کے والد کے چچا زاد نے اس کو ایک رشتے کی پیشکش کی --

لڑکی انتہائی شریف گھرانے کی ہے--- بیٹا ایک بار یہ تصویر تو دیکھ لو---

نہیں نجیب انکل ---- میں ابھی شادی کے موڈ میں نہیں ہوں ابھی تو لائف پڑی ہے--- ابھی ---

دانش بیٹا--- تمھاری ماں نے انتہائی شرافت اور تہذیب کے ساتھ زندگی بسر کی ہے-- وہ چاہتی تو اپنی گرہستی بسا سکتی تھی لیکن صرف تمارے لیے اس نے اپنی جوانی داؤ پر لگا دی--- آسان نہیں ہوتا بغیر شوہر کے اس معاشرے میں رہنا-- تہمت لگتی ہے باتیں بنتی ہیں--- بہت برداشت کیا ہے اس نے--

مجھے بھائی کہا تھا اس نے اور اسی حق سے آج شام کو میں نے لڑکی سمیت اس کے گھر والوں کو بلایا ہے فیصلہ تمہارا اپنا ہوگا--- ہاں کرو یا ناں--- نجیب ایک لفافہ جس میں اس لڑکی کی تصویر تھی پاس میز پر چھوڑ کر باہر چلا گیا---

وا---ٹ دا--- یہ کون سا طریقہ ہے -- میری مرضی میں جب مرضی کروں شادی یہ حق میں کسی کو نہیں دے سکتا--- اور امی کا ذکر اس بات میں ؟؟؟ اس نے تصویر اٹھا کر ڈسٹ بن

میں ڈال دی۔۔لیکن شام کو سارہ کو دیکھ کر دانش کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں اسے لگا کہ جیسے وہ اسی کے انتظار میں تھا۔۔۔۔۔ ایک حسین پری۔۔۔۔ اس نے فوراً ہاں کردی۔

یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ جب اس نے اتنا جذباتی فیصلہ کیا تھا۔۔۔ وہ تصویر جو اس نے دوپہر کو

ڈسٹ بن میں ڈالی تھی اٹھا کر سینے سے لگائی تھی۔۔۔

کیا کوئی اتنا خوبصورت ہوسکتا ہے۔۔۔ وہ تصویر دیکھ کر سوچنے لگا۔۔۔ شادی کی تاریخ تک اک اک لمحہ اس کے لیے صدیوں کے برابر تھا۔۔۔ اور آخر وقت گزر ہی جاتا ہے۔۔۔۔ اس کی شادی کا دن بھی آہی گیا اور سارہ اس کی ہم سفر بن کر اس کی زندگی میں آگئی۔

۔ایک بہت ہی حسین موڑ دانش کی زندگی میں۔۔۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ شادی کے بعد اس کی زندگی اتنی حسین ہو جائے گی۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔قاتل

قسط نمبر 2

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سیدہ حنا جعفری

سارہ۔۔۔کہاں ہو؟؟؟ دانش نے گھر آتے ہی سارہ کو آواز دی۔۔۔لیکن کوئی جواب نہ ملا۔۔۔

سارہ کہاں ہے۔۔؟ دانش نے پریشانی میں صفائی کرتی ملازمہ سے پوچھا۔۔۔

سر وہ گھر کی بیک سائیڈ پر گارڈن میں ہیں۔۔۔ اس نے جواب دیا۔۔۔۔

گارڈن میں؟؟؟ دانش باغ کی طرف بھاگا۔۔۔

تم اس باغ کے سب سے خوبصورت پھول ہو۔۔۔ سارہ نے ایک خوبصورت سے کھلے ہوئے لال گلاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہو۔۔۔ دانش نے سارہ کو ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

آپ کب آئے۔۔۔؟ سارہ نے پانی کی بالٹی سائیڈ پر رکھ دی۔۔۔

ابھی ابھی۔۔دانش نے سارہ کے ہاتھ سے بالٹی لی۔۔ جب آپ اس پھول کی اتنی تعریفیں کر رہی تھی۔۔۔ مجھے تو جلن ہورہی۔ کاش میں بھی پھول ہوتا۔۔ دانش نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

دانش اس کا اور آپ کا کیا جوڑ--- گلاب کی خوبصورتی تب عروج پر ہوتی ہے جب وہ کھلتا ہے--- اور پھر وہ بکھر جاتا ہے--- گلاب کو تو لوگ اپنے محبوب کے لیے توڑ دیتے--- محبوب کے قدموں میں اس کی پتیاں نچھاور کر دی جاتی ہیں--- آپ کی جگہ تو میرے دل میں ہے--- جو کسی بہار کی منتظر نہیں--- باہر چاہے طوفان ہو بارش ہو خزاں یا بہار میری محبت آپ کے لیے ایک سی رہے گی سارہ نے دانش کا ہاتھ تھاما--- محبت---- ان دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے صرف محبت تھی----

چلیں جلدی سے فریش ہو کر آجائیں--- ایک سرپرائز ہے--- سارہ نے کہا

ہمم --- آئی لائیک سرپرائزز--- دانش کمرے کی طرف چلا گیا--- جو کہ مجھے بہت کم ملتے ہیں---

ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ--- میز اس کے پسند کے کھانوں سے بھرا ہوا تھا---

کچھ سپیشل ہے کیا آج؟ دانش کرسی پر بیٹھا--

سپیشل نہیں بہت زیادہ سپیشل --- سارہ نے پلیٹ سیدھی کی---

کیا؟؟؟ دانش نے یاد کرنے کی کوشش کی---

ٹائم کیا۔ہوا ہے--- ؟ سارہ نے پوچھا---

.

یہی کوئی ساڑھے گیارہ کے قریب-- دانش نے گھڑی میں دیکھا--

-

پھر بارہ کے بعد بتاؤں گی--- سارہ نے پلیٹ میں پلاؤ ڈالا---

اوہ یاد آیا--- اٹس مائ برتھ ڈے--- میری سالگرہ--- اسی خوشی میں میری پسند کے کھانے بنائے گئے ہیں--- دانش کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل چکی تھی--

بالکل جناب--- سارہ نے پلیٹ دانش کی طرف بڑھا دی---اسی مسکراہٹ کے لیے ہی تو اپنے ہاتھوں سے اپنی جان کے لیے کھانا بنایا ہے -----

سارہ نے لال گفٹ پیک میں لپٹا ایک تحفہ دانش کی طرف بڑھایا--- آپ کا گفٹ ---

دانش نے کھولا تو اس میں ایک خوبصورت سی گھڑی تھی۔۔۔ بیوٹیفل وائفی۔۔۔۔ دانش نے سارہ کے گالوں کا بوسہ لیا۔۔۔

بہت خوبصورت احساس ہوتا ہے ۔۔۔ محرم کی قربت ۔۔۔ اس کی محبت۔۔۔

میرے پاس بھی آپ کے لیے ایک تحفہ ہے۔۔۔ دانش نے سارہ کی کلائی تھام کر اسے وہ بریسلٹ پہنایا جب وہ میز سے برتن سمیٹنے لگی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت ہے یہ دانش۔۔۔

اور چھوڑو یہ برتن۔۔۔ اس کام کے ہی پیسے دیتا ہوں میں ان سب کو۔۔۔ دن بھر یہ سب بناتے تھک گئی ہوگی نا۔۔۔ آرام کرو۔۔دانش نے اسے کرسی پر بٹھایا۔۔۔

دانش پتا ہے جب میری آپ سے شادی ہوئی تھی پہلے دن ہی میں سمجھ گئی تھی کہ آپ بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔ آپ نے کمرے میں آتے ساتھ نوافل ادا کیے۔۔۔۔اور فجر کی نماز کے بعد جب آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو میرا دل۔کرتا تھا کہ آپ پڑھتے ہی جائیں۔۔۔

سارہ مجھے نہیں معلوم میں اچھا ہوں یا برا لیکن میری کوشش ہوتی ہے کہ آپ کے حقوق کے معاملے میں مجھ سے کوتاہی نہ ہو جائے--

میں چاہتا ہوں جس طرح میری ماں ہر وقت میرے ابو کی تعریفیں کرتی رہتی تھی ویسے ہی میرے بعد آپ مجھے اچھے الفاظ میں یاد رکھو---ماں کے ذکر پر دانش کی آنکھیں بھر آئیں تھیں---

ایسی باتیں نہیں کریں دانش --- سارہ نے دانش کا سر اپنی گود میں رکھا--- اللہ میری زندگی بھی آپ کو دے---

سارہ میری امی 20 سال کی تھی جب ان کی اور بابا کی شادی ہوئی--- دو سال بعد وہ بیوہ ہوگئ--- 22 سال کی جوان لڑکی--- شاید وہ بابا کا اخلاق ہی تھا جس کی بدولت انھوں نے ساری زندگی ان کی یادوں میں گزار دی---وہ ہر وقت بابا کی باتیں کیا کرتی تھیں--- ہر لمحہ انھیں یاد کیا کرتی تھی--- سارہ یار جب میں آٹھ نو سال بعد کے رشتوں میں طلاق اور رنجشیں دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ وہ دو سال کا رشتہ کیسے اتنا مضبوط تھا کہ امی مرتے دم تک بابا کے گن گاتی رہی---- شاید عزت-- محبت اور وفا--- دانش نے سارہ کا ہاتھ چوما---

ہمم لگتا ہے کہ انکل بہت اچھے انسان رہے ہوں گے--- سارہ نے کہا--

تبھی دانش کی سکرین پر میسج آیا---

ہیپی برتھڈے ڈیئر---

جاری ہے

قاتل... Hn g kesa Raha ajka epi reviews zarur dijiye ga

قسط نمبر 3

سیدہ حنا جعفری

لو صارم کا میسج بھی آگیا---ہمیشہ بھول جاتا ہے پتا نہیں اس بار کیسے یاد رہا اسے---

دانش نے صارم کا شکریہ ادا کیا--

-پارٹی مانگ رہا ہے برتھ ڈے--- دیکھتا ہوں کل کہیں باہر لے جاؤں اس کو کھانے پر---

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

باہر لے کر جانے کی کیا ضرورت ہے--- آپ مجھے بتا دیں کیا بنانا ہے میں گھر میں ہی بنا دوں گی--- سارہ نے کہا--

تھک جاؤ گی سارہ--- میں سوچتا ہوں کہ آپ کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید اتنے ملازمین کی موجودگی میں کھانا بھی خود ڈال کر نہ کھاتی اور ایک آپ ہیں--- دانش نے موبائل نیچے رکھ دیا---

دانش آپ کے کام کرنا مجھے اچھا لگتا ہے--- اور دیکھا جائے تو آپ میرے سارے حقوق پورے کرتے ہیں آخر آپ کے بھی تو کچھ حقوق ہیں--- سارہ نے کہا---

ایک بیوی کا اپنے شوہر سے وفا کرنا محبت سے بولنا ہی پہلا حق ہے شوہر کا--- سارہ --- میں جب تھکا ہارا گھر آتا ہوں آپ کے چہرے کی مسکراہٹ--- آپ کا پیار سے بولنا میری ساری تھکان دور کر دیتا ہے----

سارہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ شادی کے بعد میری زندگی اتنی خوبصورت ہو جائے گی--- میرا ناشتہ۔کپڑے، کھانا پینا سب کا خیال تو رکھتی ہیں آپ--- کوئی بات نہیں میں صارم کو کہیں باہر ہی کھلا دوں گا کھانا---

میں کچھ نہیں سن رہی دانش کل میں کھانا بنا کر آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔ سارہ نے پرس اٹھایا۔۔

رات کے اس پہر کہاں؟؟؟؟دانش نے پوچھا

میری ٹریٹ، ؟؟؟؟؟آئسکریم کھانے چل۔رہے ہیں ہم جناب۔۔سارہ دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

اوکے لیٹس گو۔۔۔ لیکن مجھے کریڈٹ کارڈ تو لینے دو۔۔۔۔

وہ ایک آئسکریم پارلر کے باہر کھڑے تھے۔۔۔۔

اندر بیٹھ کر کھالیتے یا نہیں۔۔۔ دانش نے کہا

یہاں کھلی فضا میں مزا آرہا نا۔۔۔ اندر بیٹھ کر ہی کھانا ہوتا تو ہم گھر میں منگوا کر کھا لیتے۔۔۔۔ سارہ نے کہا

یہ بھی صحیح ہے۔۔۔۔ دانش آئسکریم کھانے لگا۔۔۔

آئی لو یو دانش۔۔۔ سارہ نے کہا

لو یو مور۔۔۔۔ دانش نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔

یار تو بتا کہ ہم کہاں جارہے ہیں کھانا کھانے۔۔۔ صارم نے دانش کے کیبن میں جاتے ہی سوال کیا۔۔۔ تجھے پتا کہ کھلائے بغیر تیری جان نہیں چھوٹنے والی۔۔۔۔

میرے گھر۔۔۔دانش نے لیپ ٹاپ بند کیا

لیکن یار۔۔ صارم نے الجھی نظروں سے دانش کو دیکھا۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔ تیرے پسند کا کھانا بنا ہے سب چل اتنی دیر گاڑی ان لوک کر میں بس ابھی آیا۔۔۔دانش نے چابی صارم کی طرف بڑھائی۔۔۔

اچھا گفٹ تو لے لے یار۔۔۔ صارم نے ایک چمکیلے کاغذ میں لپٹا ہوا ڈبا آگے کیا۔۔۔

بہت شکریہ یار۔۔۔دانش نے وہ ڈبہ لیا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

چل پھر جلدی آجا۔۔۔ میں گاڑی میں انتظار کروں گا ۔۔ صارم نے کہا

کھانا بہت لذیز تھا۔۔۔ بہت شکریہ آپ دونوں کے تکلف کا۔۔۔

صارم اب رخصت ہو رہا تھا۔۔۔ بہت مزہ آیا آپ دونوں کے ساتھ وقت گزار کر۔۔۔ اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے آمین

صارم اپنی کرسی سے کھڑا ہوچکا تھا۔۔۔

ثم آمین سارہ اور دانش دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

آیا کریں نا بھائی۔۔۔ آپ تو بالکل نہیں آتے ہمارے گھر۔۔۔ حالانکہ آپ دانش کے بیسٹ فرینڈ ہیں ۔۔۔ سارہ نے کہا

اچھا بھابھی ضرور۔۔۔ اور ہاں دانش گفٹ کھول کر مجھے لازمی بتانا کہ کیسا لگا ۔۔۔ صارم نے دانش سے مصافحہ کیا۔۔۔

کیوں نہیں ضرور----

گفٹ کھولیں نا دانش میں بھی دیکھوں---- سارہ نے گفٹ لاکر دانش کے ہاتھ میں دیا-- جو کہ سونے کی تیاری کر رہا تھا---

اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا--- لاؤ جی---دانش نے گفٹ کھولنا شروع کیا

واؤ کتنی خوبصورت واچ ہے دانی اور یہ ٹائی بھی بہت خوبصورت ہے--- سارہ نے واچ دانش کو پہنائی---

واقعی ---- ویسے اتفاق کی بات ہے آپ نے بھی گھڑی ہی دی صارم نے بھی--- دانش نے کہا---

بہت اچھا تحفہ ہے صارم شکریہ--دانش نے صارم کو میسج کیا--

ویلکم۔شکر ہے تجھے پسند آگیا--- اسی وقت جوابی میسج وصول ہوا جیسے صارم دانش کے میسج کا ہی انتظار کر رہا تھا---

----- --------- --- ---- --

دانش اک بات پوچھوں--- سارہ نے دانش کے ہاتھ سے فون لیا---

جی جی ہوچھو--- دانش سیدھا ہو کر بیٹھ گیا---

دانش کل میں امی کی طرف جاؤں--- سارہ نے معصومیت سے پوچھا

ویک اینڈ پر چلیں گے نا سارہ دانش کو سارہ کے جانے کی بات سے بے چینی سی ہونے لگی--

وہ امی کی طبیعت بہت خراب ہے--- میں کچھ دن وہیں رہوں گی--- آپ ایسا کیجیے گا کہ ویک اینڈ پر آکر مجھے واپس لے آنا---اور امی کی عیادت بھی کر لینا---

کیا ہوا آنٹی کو؟؟؟ دانش نے فکرمندی سے پوچھا--

بخار ہے بہت--- کافی عرصہ سے ملی بھی نہیں میں-- او--ر

اچھا میں چھوڑ آؤں گا صبح ---- دانش نے دل پر پتھر رکھ کر سارہ کو اجازت دے دی--- وہ جانتا تھا کہ یہ چار دن چار سال کے برابر گزریں گے---وہ کرتا بھی تو کیا---

جاری ہے

Next k ilawa b reviews dy Diya kryn...قاتل

قسط نمبر 4

سیدہ حنا جعفری

سارہ سب سامان باندھ کر تیار کھڑی تھی-- اور ایک دانش تھا عجیب سی کشمش میں یہ چار دن وہ کیسے گزارے گا---

دانش--- آپ بالکل پریشان نہ ہونا --- وقت پر کھانا کھانا وقت پر سونا ایسا نہ ہو کہ آفس کا کام لے کر بیٹھے رہیں نیند انسان کے لیے بہت ضروری ہے--- اور ہاں مجھے کال میسجز کرنا نہ بھولنا ---

سارہ بولے جارہی تھی لیکن دانش کا دھیان راستوں میں تھا کہ کاش یہ راستے طویل ہو جائیں اور وہ سارہ کے ساتھ کچھ وقت اور گزار لے--- لیکن تاریخ گواہ ہے کہ وصال کا وقت بہت کم ہوتا ہے اور انتظار کا طویل---

کدھر گم ہیں؟؟ سارہ نے دانش کو جواب نہ دیتا پا کر سوال کیا۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔ سوچ رہا ہوں کیسے گزریں گے یہ دن۔۔۔ پھر تسلی بھی دیتا ہوں کہ گزر جائیں گے۔۔۔ آخر پہلے بھی تو میں آپ کے بغیر ہی رہتا تھا۔۔۔ دانش نے سگنل پر گاڑی روکی۔۔۔

سارہ کی آنکھ سے آنسو جھلکا آپ کہتے ہیں تو نہیں جاتی۔۔۔ چلیں گھر چلتے ہیں۔۔۔ امی کا خیال کوئی نرس وغیرہ رکھ لے گی۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ میرا مطلب وہ نہیں تھا دانش نے وضاحت کی۔۔۔ آپ جائیں۔۔۔ جتنے دن رہنا چاہیں رہیں۔۔۔ آخر آپ کی ماں ہیں وہ ۔۔۔ اور ساری زندگی انھوں نے آپ کے لیے وقف کی ہے۔۔۔ فرض ہے آپ کا۔۔۔ دانش کی آنکھیں اور لفظ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

وہ روکنا چاہتا تھا سارہ کو لیکن ماں کی جدائی کا دکھ اس سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا۔۔۔

آخر سارہ کا گھر آچکا تھا۔۔۔

السلام علیکم امی۔۔۔ سارہ نے اپنی ماں کو گلے لگایا جو کہ بستر میں بیٹھی تھی۔۔

وعلیکم السلام میرا بچہ۔۔۔ عرصہ ہوا دیکھے۔۔۔۔ انھوں نے سارہ کو اپنے ساتھ بھینچا۔۔۔

السلامُ علیکم آنٹی۔۔۔ دانش نے دلاسے کے لیے سر آگے کیا جیسا کہ بڑوں کے ادب میں کیا جاتا۔۔

ارے بیٹا وعلیکم السلام کیسے ہیں۔۔ آئیں بیٹھیں۔۔۔ عظمیٰ بیگم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں لیکن سننے میں آیا ہے کہ آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ دانش نے پانی کا گلاس اٹھایا جو پڑوسن نے پیش کیا۔۔

جی بیٹا ۔۔۔ بس بہت بخار تھا۔۔۔ ٹائفائیڈ ہے ڈاکٹر کہتے۔۔۔ یہ ہمسایہ ہے ہماری یہ بیچاری دو وقت کا کھانا دے جاتی ہے۔۔۔ جھاڑو برتن کر دیتی ہے اللہ نصیب اچھے کرے۔۔۔ سارہ بیٹا جا دانش میاں کے لیے چائے بنا لے آ۔۔۔ شادی کے بعد پہلی دفعہ آئے ہیں۔۔۔۔

نہیں آنٹی میں چلوں گا آفس جانا ہے ۔۔ جب سارہ کو لینے آؤں گا تب ہی لوں گا۔۔۔ آپ آرام کریں اللہ صحت و تندرستی عطا کرے آمین ۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔

اچھا بیٹا اللہ کے حوالے۔۔۔ سارہ ان کو باہر تک چھوڑ آ بیٹا۔۔۔

جی امی--- سارہ دانش کے پیچھے پیچھے دروازے تک آئی--

آنٹی کا خیال رکھیے گا اور اپنا بھی ہماری امانت ہیں آپ--- اتوار کو آ کر لے جاؤں گا کوئی بہانہ نہیں چلے گا--- دانش نے سارہ کو کچھ پیسے تھمائے--- زیادہ دن رہ نہیں سکتا آپ کے بغیر----

تو یہاں آجائیے گا--- سارہ نے مذاق میں کہا---اور یہ پیسے

دانش گھر میں تو آپ نے دیے تھے--- سارہ نے واپس کرنے چاہے--

رکھ لیں کام آئیں گے آنٹی کے لیے کچھ منگوالینا--- اللہ حافظ--- اپنا خیال رکھنا---- بوجھل قدموں سے دانش گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا---

اللہ حافظ--- سارہ گاڑی کے غائب ہونے تک گاڑی کو دیکھتی رہی--- آج دانش کے بغیر اس کو اپنے ہی گھر جہاں وہ پلی بڑھی تھی کھیلتی تھی دل نہیں لگ رہا تھا--- ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بہت ہی قیمتی چیز گم ہوگئی ہو

بیٹا دانش کیسا ہے؟؟؟ تیرا خیال تو رکھتا ہے نا-- اس کی ماں نے تسلی چاہی--

عظمیٰ بیگم نے مالٹا چھیل کر سارہ کی طرف بڑھایا۔۔۔

امی دانش بہت اچھے ہیں۔۔۔ ان کی ماں نے اکیلے ہی ان کو پالا لیکن پرورش بہت اچھی کی۔۔۔ وہ بہت خیال رکھتے میرا۔۔۔ کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دیتے اور تو اور کام سے بھی منع کرتے ہیں۔۔۔ سارہ نے ایک سانس میں سب بیان کر دیا۔۔۔

چلو بیٹا اللہ خوش رکھے آپ دونوں کو۔۔۔ اور جنت نصیب کرے اس کی ماں کو۔۔۔ بہت کم مائیں ہوتی ہیں جو اپنی اولاد کی صحیح معنی میں تربیت کرتی ہیں۔۔۔

کیا ہوا دانش آج لنچ ٹھیک سے نہیں کیا۔۔۔ اور گم سم سا بھی ہے۔۔۔ یہ لے کافی۔۔۔ صارم نے کافی دانش کی طرف بڑھائی۔۔۔

یار سارہ کچھ دن کے لیے گھر گئ ہے۔۔۔ میرا دل نہیں لگ رہا کسی کام میں۔۔ میں گاڑی چلا کر کس طرح لایا ہوں مجھے ہی معلوم ہے۔۔۔

کم آن یار -- کچھ دن کے لیے ہی تو گئی ہے اور سن اتنا عادی نہ بن اس کا--- اس کا کیا کسی کا بھی--- کیونکہ خدانخواستہ کل اس انسان کے بغیر جینا مشکل ہو جاتا ہے---صارم نے دانش کا ہاتھ دبایا---

میں سارہ کا عادی بن چکا ہوں یار--- مجھے ساری رات نیند نہیں آئی کہ وہ صبح چلی جائے گی--- دانش روہانسا سا ہوگیا لیکن آنسو پلکوں کی حدود نہ پار کر سکے بیچارہ مرد جو تھا---

اچھا چھوڑ نا دیکھنا پتا ہی نہیں چلے گا یہ دن گزرتے--- پھر جب وہ آئے گی نا اچھا سا سرپرائز پلان کرنا ٹھیک ہے نا--- صارم نے اسے تسلی دی---

دانش کی رگ رگ سے واقف تھا اس کا دوست کیسے نہ سمجھتا کہ اس وقت دانش کی کیا کیفیت ہے---

----

دانش گھر آیا تو اس کو گھر سونا سونا لگنے لگا--- ہر چیز میں سارہ کی شکل دکھ رہی تھی---

سر کھانا کھا لیں--- ملازمہ نے کہا

میں صارم کے ساتھ کھا کر آیا ہوں ---

اوکے سر--- ملازمہ نے برتن سمیٹے---

شاید صارم کو معلوم تھا کہ مجھے اکیلے کھانا نہیں کھایا جائے گا اس لیے اس نے زبردستی کھانا آرڈر کیا---

دانش کی میسج ٹیون بجی--- سارہ کا میسج تھا--

مسنگ می؟؟؟؟؟

آلاٹ--- دانش نے جواب دیا---

می ٹو--- سارہ نے جواب دیا----

اور یوں باتوں میں کس طرح آدھی رات ہوگئی پتا نہیں چلا اور دانش کی آنکھ لگ گئی----

----

-

یار آج میں بہت خوش ہوں کل میں جاکر سارہ کو لے آؤں گا۔۔۔ میں کل اس کے لیے کوئی سرپرائز پلان کروں گا۔۔۔ دانش آج بہت خوش تھا۔۔۔

کتنا بجھ گیا تھا یار ان تین دنوں میں آج ایسا دیکھ کر خوشی ہورہی۔۔۔ صارم نے دانش کو گلے لگایا۔۔۔

دانش گھر میں داخل ہوا تو اک حیرت ہوئی گھر بریانی کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔

سارہ کے ہاتھ کی بریانی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔قاتل

قسط نمبر 5

سیدہ حنا جعفری

یہ تو سارہ کے ہاتھ کی بریانی کی خوشبو ہے۔۔۔ سارہ۔۔۔ دانش فوراً کچن میں بھاگا لیکن وہاں ملازمہ کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

کچھ چاہیے تھا سر؟؟؟ اس نے دانش کو کچن میں دیکھا تو پوچھا---

نہیں کچھ نہیں--- وہ پانی لینا تھا--- لے لیا--- دانش نے بوتل اٹھاءٔ---

کمرے میں پہنچا تو اس کو سارہ کی موجودگی کا یقین ہوگیا--- اس کے کپڑے بیڈ پر پڑے تھے بالکل جیسے سارہ رکھتی تھی---

سارہ کہاں ہو--- مجھے پتا ہے آپ یہیں کہیں ہو---- اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی---

اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا اور وہ باغیچے کی طرف بھاگا---

سارہ وہاں پھولوں سے باتیں کر رہی تھی---

میرے بغیر بور ہوگئے تھے کیا؟؟؟ کسی نے ٹھیک سے پانی دیا یا نہیں--- کتنے مرجھا گئے ہو---

بہت بور ہوگیا تھا--- آپ کے بغیر کوئی تھا ہی نہیں جو خیال رکھتا--- دانش کی آواز سے سارہ چونک گئی---

آپ کب آئے؟؟؟ اور آپ کو کیسے پتا کہ میں یہاں---- سارہ دانش کی جانب بڑھی---

بس دل کو دل سے راہ ہوتی ہے---- پھولوں کی جگہ باغ میں ہی ہوتی ہے----

--

سارہ شرمائ تھی ----

کیسی ہیں آپ اور آپ تو کل آنے والی تھی نا؟؟؟؟ آنٹی کیسی ہیں ؟؟؟ دانش اچانک چونکا کہ کہیں یہ اس کا خیال تو نہیں ----

ایک ساتھ اتنے سوالات --- بتاتی ہوں پہلے چلیں آپ فریش ہو جائیں پھر--- سارہ نے دانش کو دروازے کی طرف اشارہ کیا----

اچھا جی --- میں بس یوں گیا اور یوں آیا---- دانش کمرے میں چلا گیا---

دانش جب نیچے آیا تو سارہ میز پر ایک کیک کے ساتھ کھڑی تھی --- دانش کی خوشی کی انتہا نہیں رہی--- کیک پر لکھا تھا فادر ٹو بی---

سچ؟؟؟ سارہ --- دانش نے سارہ کو باہنوں میں لیا---

مچ دانش--- مجھے جیسے ہی پتا لگا میں کل کا انتظار نہ کرسکی اور جلدی سے یہاں آگئ--- سارہ نے کیک دانش کے منہ میں ڈالا---

سارہ مجھے یقین نہیں آرہا--- میں باپ؟؟؟ سچ--- اوہ گاڈ--- دانش کو یقین ہی نہیں آرہا تھا--- زندگی اس پر مہربان ہوگئ تھی--

چلیں اب بھوک لگ رہی ہے چل کر کھانا کھاتے ہیں---سارہ کرسی پر بیٹھ گئ---

سارہ اب آپ بالکل آرام کریں گی--- کوئی کام کاج نہیں--- اور چلیں شاپنگ پر چلتے ہیں--- دانش بہت خوش تھا----

ابھی؟؟؟ سارہ نے پوچھا

ہاں ابھی--- دانش نے گاڑی کی چابی نکالی -------

کھانا تو کھا لوں---- سارہ نے جلدی جلدی کھانا ختم کیا----

دانش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سارا بازار خرید لاتا اپنے ننھے پھول کے لیے---

----

دانش تم تو آج چھٹی پر تھے۔۔۔ سارہ بھابھی کو لینے جانا تھا تم نے ؟؟؟؟ صارم نے سوالیہ نظروں سے دانش کو دیکھا۔۔۔۔

صارم یار یہ لے مٹھائی کھا۔۔۔ دانش نے ڈبہ آگے کیا۔۔۔

مٹھائی کس خوشی میں؟؟؟؟ صارم نے گلاب جامن اٹھایا۔۔۔

یار تو چاچا جو بننے والا ہے۔۔۔ دانش نے اک رس گلہ اپنے منہ میں بھی ڈالا۔۔۔ کیا ہوا صارم تجھے خوشی نہیں ہوئی۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے بہت مبارک ہو۔۔۔ دانش کو صارم کا برتاؤ بہت عجیب لگا۔۔۔

اچھا سن آفس کے بعد میرے ساتھ امی کی قبر پر چلے گا ان کو بھی تو یہ خوشخبری سناؤں۔۔۔ دانش نے ڈبہ سائڈ پر رکھا۔۔۔

نہیں یار مجھے ضروری کام ہے کوئی تو چلے جانا۔۔۔ اور دانش کل جو ہماری پارٹنرشپ کے پیپرز ہیں لیتے آنا۔۔۔ صارم نے فائلز اٹھائیں۔۔۔۔

پیپرز۔۔ کیوں صارم ۔۔۔ دانش کو اک دھچکا سا لگا۔۔۔

آج کل دنیا بہت بے ایمان ہے یار ۔۔۔ ذرا فوٹوکاپی کروانے تھے۔۔۔ صارم آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔

کیا ہوا دانش آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں۔۔۔ ؟ سارہ نے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں امی کی قبر پر گیا تھا۔۔۔ یار امی نے بہت مشکلات برداشت کی ہیں۔۔۔ شوہر نہ ہو تو وحشی درندے عورت کی طاق میں رہتے۔۔۔ طعنے لوگوں کی چہ میگوئیاں۔۔۔۔ بہت مشکل ہو جاتا دامن بچانا۔۔۔

امی بتاتی تھی کہ کس طرح راتوں کو لوگ آکر دروازہ بجاتے تھے۔۔۔۔ کس کس طرح کی باتیں کرتے تھے۔۔۔ نانی نے کئ بار امی کو شادی کا کہا لیکن انھوں نے نہیں کی۔۔۔ لوگوں کی حرکتوں نے امی کو دل کی مریضہ بنا دیا۔۔۔

جب میں جوان ہونے لگا تو لوگوں نے مجھے امی کے خلاف کہانیاں سنانی شروع کردی۔۔۔ کس کس سے لڑتا۔۔۔ میں جانتا تھا کہ امی بے قصور ہیں۔۔۔ لوگوں کی باتوں کی وجہ سے شہر چھوڑنا پڑا۔۔۔ سکول میں کوئی بچہ میرے ساتھ نہیں بیٹھتا تھا۔۔۔ لوگ میری ماں کو بدکردار کہتے تھے۔۔۔ لیکن میں نے ایک ایک لمحہ امی کے ساتھ گزارہ تھا میں جانتا تھا کہ امی ہر وقت ابو کی یادوں میں کھوئی رہتی تھی۔۔۔۔ اللہ کسی کو دانش نہ بنائے۔۔۔ کسی کو یتیم نہ کرے۔۔۔دانش کے آنسو چھلک پڑے تھے۔۔۔

سارہ امی کے بعد میں نے صارم پر بھروسہ کیا تھا۔۔۔ جب سب نے ساتھ چھوڑا تھا تب اس نے ہاتھ پکڑا۔۔۔ میں ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ اس نے مجھے تھاما اور ہم نے بزنس شروع کیا۔۔۔ ہم ناکام ہوئے لیکن ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہے ۔۔۔ سارہ آج صارم نے مجھ سے پیپرز مانگے۔۔۔ دکھ یہ نہیں ہے کہ کیوں مانگے۔۔۔ دکھ اس بات کا ہے کہ اس نے کہا دنیا دھوکے باز ہے کسی کا کا بھروسہ۔۔۔ میں سب اس پر وار سکتا ہوں وہ مانگے تو سہی۔۔۔ 50 کیا 100 پرسنٹ کمپنی اس کو دے سکتا ہوں۔۔۔

فکر نہ کریں دانش ۔۔۔ بہتر ہوگا ۔۔۔ آپ صارم سے بات کر کے دیکھیں اطمینان سے۔۔۔ ہو سکتا وہ کسی الجھن میں ہو۔۔۔ سارہ نے دانش کو تسلی دی۔۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو میں صارم سے کال کر کے پوچھتا ہوں۔۔۔میں اپنا فون لے کر آیا۔۔۔

ہیلو صارم کہاں ہے یار۔۔۔ دانش نے کال کی۔۔

گھر پر ہوں کافی پی رہا ہوں آجاؤ مل۔کر پیتے ہیں۔۔۔۔ اور ہاں وہ پیپرز بھی لے آنا۔۔۔صارم نے جواب دیا

یار ۔۔۔ دانش کی بات درمیان میں رہ گئی۔۔۔۔

کال کٹ چکی تھی۔۔۔

سارہ میں صارم کے گھر جارہا ہوں۔۔۔ دانش نے کہا

اس وقت؟؟ سارہ نے وقت دیکھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ میرا جانا ضروری ہے۔۔۔ سوجانا انتظار مت کرنا۔۔۔آرام کی ضرورت ہے آپ کو۔ دانش نے سارہ کو ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔

میں انتظار کروں گی جلدی آنا--- سارہ نے دروازہ لاک کیا---

ہیلو--- جی کون؟؟؟؟ سارہ نے کال اٹھائی-- وہ نیند میں دیکھ بھی نہیں پائی کہ کس کی کال ہے----

ہیلتھ کیئر ہاسپٹل سے بات کر رہا ہوں--- مسٹر دانش کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے--- ان کی حالت بہت نازک ہے--- دوسری طرف سے آواز آئی

نہیں -- یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟؟

کال کاٹی جاچکی تھی---

دانش کا نمبر ٹرائے کر کے دیکھتی ہوں---- نمبر بند جارہا تھا ---

صارم کا نمبر ---- سارہ نے ڈائری کھولی--- صارم کا نمبر بھی آف--

او خدایا---- اس نے گاؤن تبدیل کیا---

مسٹر دانش--- وہ ریسیپشن پر تھی---

جی میڈم--- آپ-ان کی کیا لگتی ہیں--؟؟؟؟ نرس نے پوچھا--

وائف-- سارہ نے کانپتی آواز میں کہا---

ہی از نو مور--- نرس نے کہا---

نہیں-- سارہ زمین پر بیٹھ گئ---

حوصلہ کیجیے---اللہ کی مرضی--- نرس وہاں سے جاچکی تھی---

دانش -------سارہ دانش کی سمت بڑھی---

رکیں مس سارہ--- ایک آواز آئی--

میں انسپکٹر تیمور---

ہم پوسٹ مارٹم کے بعد ہی آپ کو ان کے پاس جانے دے سکتے---

پوسٹ مارٹم کیوں انسپکٹر۔۔۔۔ ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔سارہ نے حیرت سے پوچھا

وہاں کوئی اور گاڑی نہیں تھی جس سے ان کی گاڑی ٹکری ہوگی نہ ہی گاڑی کی بریکس میں مسئلہ تھا۔۔۔ میں چیک کر کے آرہا ہوں یہ سب۔۔۔ آخر کیسے ہوا ایکسیڈنٹ یہ ایک پہیلی ہے۔۔۔ لہذا پوسٹ مارٹم ضروری ہے۔۔۔ انسپکٹر نے کہا

سارہ بے ہوش ہوگئ۔۔۔۔

گڈ مارننگ مس سارہ۔۔۔ ہمیں آپ کے ہسبنڈ کی موت کا دکھ ہے لیکن پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ان کا مرڈر ہوا ہے۔۔۔۔

مرڈر؟ سارہ کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

جی ہاں آپ کو کس پر شک ہے؟؟؟

مجھے نہیں معلوم۔۔۔ سارہ نے رونا شروع کردیا۔۔۔ لیکن ہاں وہ کچھ پیپرز کے کر اپنے دوست صارم کے گھر گئے تھے۔۔۔ سارہ کو اچانک جیسے یاد آیا ہو۔۔۔

دوست--- صارم ---- پیپرز--- انسپکٹر نے دہرایا--- کہاں رہتا ہے یہ صارم---؟؟

جاری ہے قاتل

قسط نمبر 6

سیدہ حنا جعفری

میں کبھی گئی نہیں صارم کے گھر --- لیکن صارم کا نمبر یہاں ڈائری پر لکھا ہے--- اور وہ دانش کا بزنس پارٹنر تھا--- سارہ نے کہا

کیاآپ بتا سکتی ہیں کہ کس طرح کے پیپرز لے کر گئے تھے مسٹر دانش--؟؟ انسپکٹر تیمور نے کہا

جی پراپرٹی کے--- سارہ نے کہا--- وہ بہت پریشان تھے کہ اچانک صارم پراپرٹی کا مطالبہ کیوں کر رہا ہے -- اسی سلسلے میں وہ وہاں گئے تھے---

اچھا--- مجھے دانش کے آفس کا ایڈریس دیں--- انسپکٹر تیمور نے کہا

جی --- یہ رہا-- سارہ نے الماری سے ایک کارڈ نکال کر انسپکٹر کو دیا---

ہمم یہ تو کافی جانی پہچانی انڈسٹری ہے شہر کی--- تیمور نے تیوری چڑھائی---

----

مسٹر صارم کو بلائیں--- انسپکٹر نے کہا

وہ اور دانش سر آج نہیں آئے آفس--- ایک ورکر نے کہا--

دانش تو اب کبھی نہیں آئے گا لیکن صارم کیوں نہیں آیا آج--- انسپکٹر تیمور سوچ میں پڑ گیا---

کیا ہوا ہے دانش سر کو--- ورکر تیمور کی بات پر چونکا----

وہ اب نہیں رہے--- اور ہم ان کے قاتل کی تلاش میں ہیں----ان کا اور صارم کا رشتہ کس قسم کا تھا بتا سکتے ہیں آپ؟ تیمور نے پوچھا---

جی سر--- بھائیوں سے بھی آگے--- شاید آج کے دور میں دو بھائیوں میں اتنا پیار نہیں ہوتا جتنا ان دوستوں میں تھا---- ورکر کی آنکھیں نم تھی---

کل کوئی جھگڑا ہوا ان کا؟ تیمور نے بات آگے بڑھائی---

جھگڑے کا تو نہیں معلوم لیکن ہاں دانش سر بہت پریشان تھے کل اور صارم سر بھی--- ورکر نے کہا---

صارم کے گھر کا ایڈریس دیں--- اس نے اپنا کارڈ ریسیپشن پر دکھایا تو ورکر نے صارم کا ایڈریس دے دیا----

---

مسٹر صارم گھر پر ہیں---؟؟ تیمور نے سیکیورٹی سے پوچھا---

جی نہیں وہ رات سے گھر نہیں ہیں--- سیکیورٹی نے جواب دیا---

کچھ معلوم ہے کہ وہ کدھر گیا---؟؟ تیمور کا شک یقین میں بدل چکا تھا---

نہیں سر ---۔ مسٹر دانش اور وہ اکھٹے ہی گھر سے نکلے تھے ۔ --۔ صارم سر اپنی گاڑی بھی نہیں لے کر گئے ---۔انھی کے ساتھ گئے تھے--- سیکیورٹی نے کہا

ہیلو ---آپ کے گھر کے سامنے رات کو ایک حادثہ پیش آیا تھا

-- تیمور نے جائے وقوعہ پر موجود ایک گھر میں پوچھا---

ہاں جی میں نے ہی ایمبولینس کو کال کی تھی --ایک آدمی آگے بڑھا-----

کیا آپ تفصیلات بتا سکتے ہیں---؟؟؟ تیمور نے کہا

جی سر---۔ میں عموماً رات کو دیر سے گھر آتا ہوں میں گھر میں داخل ہو ہی رہا تھا کہ ایک گاڑی سڑک سے نیچے اتر آئی اور اس ڈھلوان سے نیچے گر گئی--- میں بھاگ کر وہاں پہنچا تو ایک شخص خون میں لت پت پڑا تھا--- میں نے فوراً ایمبولینس کو اطلاع دی--- میں پانی لے کر پہنچا تو وہ شخص بالکل بے سود پڑا تھا--- اس آدمی نے کہا

ایک منٹ--- جب حادثہ ہوا تو آپ کتنی دیر میں وہاں پہنچ چکے تھے---؟؟؟ انسپکٹر نے پوچھا

بس سر جی دو منٹ بھی پورے نہیں ہوئے تھے۔۔۔ اس نے جواب دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ وہ آدمی اکیلا تھا یا کوئی دوسرا آدمی بھی ساتھ تھا۔۔۔ انسپکٹر نے تفتیش جاری رکھی۔۔۔۔

اکیلا ہی تھا۔۔۔ اس نے جواب دیا

اچھا شکریہ ۔۔۔۔ انسپکٹر نے فورینسک لیب کی طرف گاڑی موڑ دی۔۔۔۔

ڈاکٹر ایک بات آپ نے بتائی نہیں۔۔۔ آپ نے کہا مرڈر ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کس طرح سے مرڈر ہوا۔۔۔ کون سا طریقہ استعمال ہوا۔۔۔؟ انسپکٹر نے کہا

دانش کو زہر دیا گیا ہے کسی چیز میں گھول کر۔۔۔۔ اور اسی کی وجہ سے دانش کی گاڑی آؤٹ آف کنٹرول ہوگئی۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔۔۔

یہ خودکشی بھی تو ہوسکتی ہے ڈاکٹر آپ مرڈر کیسے کہہ سکتے۔۔۔ تیمور سوچ میں پڑگیا۔۔۔

بات سمپل ہے اگر کوئی شخص خود کو مارنا بھی چاہے تو وہ سلو پوائزن تو نہیں استعمال کرے گا نا۔۔۔ وہ کچھ ایسا استعمال کرے گا جس سے اس کو جلد از جلد نجات حاصل ہو۔۔۔۔

او آئی سی--- انسپکٹر نے کہا--- تو یہاں سلو پوائزن کا استعمال ہوا ہے---

----

صارم کا پتا لگانا ہوگا--- آخر وہ کہاں گیا--- تیمور سوچ میں پڑا تھا---

وہ پیپرز ---- حادثے کی جگہ کا معائنہ کرنے کون گیا تھا--- اس نے پوچھا---

میں سر---ایک سپاہی آگے آیا---

وہاں سے جو چیزیں ملیں ان میں کوئی پراپرٹی کے پیپر یا پارٹنرشپ کے؟؟؟؟؟تیمور نے پوچھا

نہیں سر وہاں ایسا کچھ نہیں تھا--- سپاہی نے جواب دیا---

صارم دانش سے پیپرز مانگتا ہے---- پھر دانش کو اپنے گھر بلاتا ہے کافی پر--- پھرصارم گھر سے دانش کے ساتھ اس کی گاڑی میں نکلتا ہے --- لیکن حادثے کے وقت دانش اکیلا گاڑی میں ہوتا ہے اس کا مطلب صارم اپنے گھر اور حادثے والی جگہ کے درمیان کہیں اترا ہے اور کاغذات بھی اس کے پاس ہی ہیں--- لیکن آخر کہاں--- کوئی سرا تو ہاتھ ہی نہیں آرہا۔ انسپکٹر مریم کو بلائیں---- شاید کہیں کچھ ان کی سمجھ میں آجائے----

تیمور نے مریم کو ساری کہانی سنائی----

مجھے لگتا ہے ہمیں صارم کے گھر کی تلاشی لینی ہوگی--- تیمور نے کہا

لیکن مریم کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا---- صارم نام پر ہی رکی تھی وہ---

جاری ہے--قاتل

قسط نمبر 7 آخری قسط

سیدہ حنا جعفری

کہاں ہیں آپ انسپکٹر مریم؟ تیمور نے حیرت سے اسے دیکھا جب اسے مریم کوئی جواب دیتی نہ نظر آئی---

کیا میں صارم کی تصویر دیکھ سکتی ہوں؟ مریم نے کہا

تیمور کو عجیب لگا لیکن اس نے فائلز مریم کے سامنے کی جہاں صارم کی تصویر موجود تھی---

یہ وہی ہے---- مریم تصویر دیکھتے ہی بولی----

وہی ۔۔۔ کون؟؟؟؟؟ تیمور نے اسے دیکھا جوکہ بہت ہی خوش نظر آرہی تھی۔۔۔

تیمور تم نے مجھے شادی کا پروپوزل دیا تھا تو میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں شادی نہیں کر سکتی کیونکہ کوئی میرا انتظار کر رہا ہوگا ۔۔۔ یہ وہی ہے۔۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

ویٹ تمہارا مطلب ہے کہ تمہاری چھ سالہ پہلی محبت ۔۔۔ یہ خونی ہے؟ تیمور نے کہا

وہ خونی نہیں ہوسکتا تیمور۔۔۔۔ مریم نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ ہے۔۔۔ اور میں یہ ثابت کروں گا اور اس کیس کو آپ ایک سیریس کیس سمجھیں۔۔۔ دل کے معاملات بعد میں حل کرنا۔۔۔ تیمور وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

سر آپ ایسے اندر نہیں جا سکتے جب تک سر گھر نہ ہوں۔۔ سیکیورٹی گارڈ نے اسے روکنے کی کوشش کی۔۔۔

انسپکٹر تیمور نام ہے میرا۔۔۔ قتل ہوا ہے ایک انسان کا جو آخری بار یہاں آیا تھا۔۔ اس کی موت کے بعد سے آپ کا مالک غائب ہے۔۔۔ ہمیں پورا حق ہے کہ ہم گھر کی تلاشی لیں کہیں نہ کہیں کچھ تو مل ہی جائے گا۔۔۔ تیمور نے گارڈ کو سائیڈ پر کیا۔۔۔

ہاوو ڈیئر یو۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی آپ کی کہ آپ میرے گھر میں میری غیر موجودگی میں داخل ہوں۔۔۔ ایک آواز نے تیمور کے قدم روک دیئے۔۔۔۔

آپ کی تعریف جینٹل مین ۔۔ تیمور نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

صارم۔۔۔ بکھرے بال ۔۔۔ سرخ نیند سے بھری آنکھیں۔۔۔ وہ آہستہ سے آگے بڑھا۔۔۔

اوہ آپ ہی کا تو انتظار تھا۔۔۔۔چلیں تھانے ۔۔۔۔ انسپکٹر تیمور نے ہتھ کڑی آگے کی۔۔۔

کیا میں پوچھ سکتا کس جرم میں؟؟؟ صارم نے ہاتھ پاکٹ میں ڈال دیئے۔۔۔

دانش کے قتل کیس ۔۔۔

ویٹ ۔۔۔ صارم نے تیمور کی بات کاٹی۔۔۔ آپ کو کس نے کہا کہ دانش کو میں نے قتل کیا ہے؟؟؟؟ صارم نے پوچھا۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سارے اشارے آپ کی طرف ہیں--- تیمور نے کہا

لیکن ثبوت؟؟؟؟ آپ کو مجھے گرفتار کرنے کے لیے ثبوت چاہیے جو کہ آپ کے اس فی الوقت موجود نہیں ہیں

آپ مجھ سے تفتیش کر سکتے ہیں شک کی بنا پر لیکن گرفتار نہیں کرسکتے--- صارم گھر میں داخل ہونے لگا---

آپ نے آفس اور مسٹر دانش کی پراپرٹی کے لیے ان کو قتل کر دیا--- تیمور نے کہا

آ

پ مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے --- جائیے اور ثبوت تلاش کریں--- صارم دوبارہ پیچھے مڑا--

آپ کے گھر کی تلاشی لینی ہوگی مجھے--- تیمور بھی اس کے ساتھ داخل ہونے لگا

ضرور کیوں نہیں اگر یہ آپ کی تحقیق کا حصہ ہے تو کیوں نہیں آجائیں اندر بلکہ چائے بھی پی کر چلے جانا--- صارم تیمور کو اندر لے گیا---

تیمور نے یہاں وہاں تلاشی لی لیکن اس کو کچھ نہیں ملا۔۔۔

کچھ ملا؟؟؟ صارم نے اس سے پوچھا جب وہ باہر کی طرف آیا۔۔

فی الحال تو نہیں لیکن بہت جلد میں ثبوتوں کے ساتھ حاضر ہوں گا۔۔۔ تیمور نے انتہائی غصے میں کہا۔۔۔

شوق سے۔۔۔ صارم اس کو دروازے تک چھوڑ کر آیا۔۔۔

لگتا ہے میری غیر موجودگی میں بہت کچھ الجھ چکا ہے جو کہ مجھے سلجھانا ہے۔۔۔۔ صارم نے الماری سے سوٹ نکالا۔۔۔

آپ اندر نہیں جاسکتی میڈم۔۔۔۔ سارہ کو سیکیورٹی گارڈ نے وہیں روک لیا۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔ یہ میرے شوہر کا آفس ہے۔۔۔ اب وہ نہیں ہیں تو اس کی بھاگ دوڑ میں دیکھوں گی۔۔۔

اس کا آفس تھا ایک آواز نے سارہ کو چونکا دیا۔۔۔

آنے دو ان کو صارم انڈسٹریز کا وزٹ کرلیں یہ۔۔۔ آج تک آئی نہیں یہ۔۔۔

مسٹر صارم آپ نے بہت غلط کیا۔۔ یہ میرے شوہر کی بھی انڈسٹری ہے 50 پرسنٹ۔۔۔

آپ نے صحیح کیا؟؟؟؟؟ صارم نے کہا

مطلب؟؟ سارہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

عدت میں ہونا چاہیے آپ کو۔۔۔ صارم نے کہا

تاکہ آپ میرے شوہر کی محنت پر قبضہ کرلیں۔۔۔ سارہ نے بات بدل دی۔۔

میری بھی محنت ہے اور ہاں اب میں 100 فیصد مالک ہوں یہاں کا۔۔۔ ان کاغذات میں صاف صاف لکھا ہے۔۔۔ چہرہ ڈھانپیں اپنا اور جائیں عدت مکمل کریں۔۔

سارہ نے وہ کاغذات لیے اور غصے سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

کچھ تو بات ہے۔۔۔ صارم اتنا مطمئن کیسے ہے اگر وہی مجرم ہے تو۔۔۔ انسپکٹر تیمور سوچ میں پڑے تھے۔۔۔

صارم۔۔۔ ایک خوبصورت سی لڑکی پولیس یونیفارم میں صارم کے آفس میں داخل ہوئی۔۔۔

مریم۔۔۔ صارم کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔۔۔ تبھی وہ اداس ہوگیا۔۔۔

کیا ہوا صارم۔۔۔ خوشی نہیں ہوئی مجھے دیکھ کر۔۔۔ مریم نے کیا

بہت خوشی ہوئی۔۔۔ مریم میں نے اور دانش نے بہت ڈھونڈا تمہیں لیکن ہمیں کچھ پتا نہیں چلا۔۔۔ میں ہمت ہار گیا لیکن دانش ہمیشہ کہتا تھا کہ تم آؤ گی۔۔۔ اگر قسمت میں ہمارا ساتھ لکھا ہوا تو ہم۔ضرور ملیں گے۔۔۔ بہت یقین تھا دانش کو محبت پر۔۔۔ اس کا ماننا تھا کہ اگر محبت سچی ہو تو مل ہی جاتی ہے۔۔۔ صارم نے آنسو صاف کیے۔۔۔

مجھے اچانک فارن جانا پڑا راستے میں ہمارا بیگ چوری ہوگیا اسی میں میرا سیل فون بھی تھا۔۔۔ میں نے بیت کوشش کی کہ کسی طرح ہمارا رابطہ دوبارہ ہوجائے۔۔۔ لیکن اک آس تھی تم نے

کہا تھا ناکہ جب تک میرا انسپکٹر بننے کا خواب پورا نہیں ہوتا تم میرا انتظار کرو گے۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

تبھی انسپکٹر تیمور داخل ہوئے۔۔۔۔ مریم نے بات بدل دی۔۔۔

صارم ۔۔۔ میں کیس کے سلسلے میں آئی ہوں۔۔۔ اس دن دانش وہاں آیا تھا؟؟؟؟؟ آئی مین تمہارے گھر۔۔۔

دنیا ایک جیسی نہیں ہوتی دنیا میں دو طرح کی عورتیں ہوتی ہیں ۔۔۔ ایک دانش کی ماں کے جیسی وفا کی تصویر ۔۔۔۔ شوہر کے مر جانے کے باوجود وفا پر ٹکی رہی شاید اسی لیے دانش کا محبت پر یقین تھا۔۔۔۔ اور دوسری اس کی بیوی کے جیسی۔۔ بے قدر۔۔۔۔ بے وفا۔۔۔۔۔ صارم نے کہا

تم نے تو کہا تھا کہ دانش کی موت کے بعد سب کچھ ہمارا ہوگا۔۔۔ لیکن یہاں تو صارم نے قبضہ کر رکھا ہے۔۔۔ تم اپنا کوئی بندوبست کرلو ورنہ ہمارا نکاح بھول جاؤ۔۔۔۔ خوامخواہ اپنی عیش

وعشرت والی زندگی قربان کر لی میں نے ---- کتنی محبت کرتا تھا وہ مجھ سے۔ تمہارے کہنے پر ہی میں نے دانش کو زہر دیا اور اب مجھ اکیلی پر لگا رہے ہو--- بنگلہ گاڑی سب صارم کے نام ہوچکا ہے پتا نہیں کیسے---میری عدت کے فوراً بعد وہ مجھے گھر سے نکال دے گا دیکھنا تم --- سارہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی---

ایسا بالکل نہیں ہے سارہ---- میں اسی وقت تمہیں گھر سے نکالوں گا--- سارہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی---

صارم ، مریم اور انسپکٹر تیمور دروازے پر کھڑے تھے----

مجھے تم شروع دن سے ہی نہیں پسند تھی--- کہیں نہ کہیں لالچ تمہاری آنکھ میں دیکھ لیا تھا میں نے---- یہ ملازمہ جسے تم دن اور رات آرڈر دے کر کام کرواتی تھی نا یہ میں نے ہی بھیجی تھی اس گھر میں--- کپڑے اس سے دھلوا کر استری کروانا--- کھانا اس سے بنوانا-- اور پھر نام اپنا لگانا---- سب مجھے معلوم تھا سارہ--- لیکن میں سوچتا ہی رہا کہ شاید میرے دوست کی بے لوث محبت تمہیں احساس دلا دے--- یہ نہیں معلوم تھا مجھے کہ تم کسی اور کے لیے محبت کا جذبہ رکھتی ہو ورنہ ایک دن بھی اپنے دوست کی زندگی میں نہ رہنے دیتا تمہیں----

جب دانش نے مجھ سے گھر تمہارے نام کرنے کا ذکر کیا میں سمجھ چکا تھا کہ تمہارا مقصد پورا ہورہا ہے آہستہ آہستہ۔۔۔۔

اس دن میں بازار میں تھا جب اچانک میں نے تمہیں کسی لڑکے کے ساتھ ایک کیفے میں بیٹھے دیکھا۔۔۔ اور اس کے اگلے روز ہی تمہارا اپنی ماں کے گھر سے لوٹ آنا اور دانش کو خوشخبری سنانا میں سمجھ گیا تھا کہ اس بات میں بھی جھوٹ ملوث ہے۔۔۔ اسی لیے میں نے دانش سے پراپرٹی کے بارے میں پوچھا اور کاغذات مانگے۔۔۔

جانتی ہو جب وہ میرے پاس آیا تھا اس رات تو اس نے مجھے بتایا کہ سارہ مجھے دھوکہ دے رہی ہے۔۔۔ جب وہ مجھے کال کر کے اندر جارہا تھا نا تو اس نے سن لیا تھا جو تم اس لڑکے سے فون پر باتیں کر رہی تھی کہ دانش کی موت کے بعد ہی سب ہمیں مل سکتا اور وہ وقت آگیا ہے کیونکہ اس کے اور صارم کے درمیان ایک دراڑ آگئ ہے۔

۔۔ یہ معلوم تھا کہ تم لوگ اسے مارنے کی پلاننگ کر رہے ہو لیکن کرچکے ہو یہ نہیں پتا تھا۔۔۔ اس رات دانش نے سب میرے نام کر دیا۔۔۔ اسی سلسلے میں اس نے مجھے اسٹیشن پر اتارا کہ میں دوسرے شہر جاکر عدالت کی کاروائی مکمل کر کہ آجاؤں اور خود گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔۔۔

میرا موبائل گھر ہی رہ چکا تھا۔۔۔ میں شہر میں واپس آیا تو معلوم ہوا کہ اسی رات دانش کی موت ہوگئی تھی اور الزام مجھ پر لگا ہے۔۔۔ میری بات کا کوئی یقین نہ کرتا اس لیے میں نے انتظار کیا کہ تمہاری سچائی کسی طرح سامنے آجائے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آیا تم نے دانش کو سلو پوائزن کب دیا۔۔۔

سارہ حیرانگی کے عالم میں صارم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کو معلوم تھا کہ اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔ وہ رات کے کھانے میں ڈال کر۔۔۔ اس نے جواب دیا

اسی لیے تم نے دانش کو مجھ سے ملنے کا مشورہ دیا تھا؟؟؟ کہ الزام مجھ پر لگے

ہاں۔۔۔ سارہ نے کہا

اریسٹ ہر۔۔۔ تیمور نے لیڈی کانسٹیبل کو کہا۔۔۔

ایک پولیس اہلکار اس لڑکے کو بھی گرفتار کر کہ لے آیا جو سارہ کے ساتھ ملوث تھا۔۔۔

میرے دوست تیرے نام کا چھوٹا سا صدقہ۔۔ صارم نے دانش کا گھر ایک پناہگاہ بنادی۔۔۔ اور اس کے حصے کی پراپرٹی سے یتیم بچوں کے لیے مفت سکول کھول دیا۔۔۔ اور مریم کو اپنی شریک حیات بنا لیا۔۔۔۔

ختم شد

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels